Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۳ ہجرت ۱۳۵۲ ہش - ۳ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۹۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم ابھی نزلہ کی تکلیف چل رہی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور گلے میں درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میرا لڑکا فداد الرحمٰن غنی کیڈٹ۔ نیشنل شپنگ کارپوریشن کے جہاز بحر اب میں آگ لگنے کی وجہ سے لاپتہ ہو گیا ہے۔

نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ اس کے بخیر و عافیت مل جانے کے لئے بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت براہ کرم دردمندانہ دعا فرما دیں

خاکسار عطاء الرحمٰن غنی۔ ۱۵۵ ای

ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

ہمارے محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے صدر محترم کیپٹن احمد الدین صاحب چند ماہ سے یرقان وغیرہ عوارض سے بیمار ہیں وہ ان دنوں ربوہ کا ڑہ میں زیر علاج ہیں۔ قدرے افاقہ ہے۔ احباب ان کی جلد کامل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی جمع شدہ رقوم فوراً مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ اس میں مطلق تاخیر نہ ہونے دی جائے۔ دیر سے موصول ہونیوالی رقوم مالی سال رواں میں محسوب نہیں ہو سکیں گی۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

محترم سیّد میر داؤد احمد صاحبؓ کی وفات کے سانحہ پر

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قراردادِ تعزیت

اللہ تعالیٰ نے آپکو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہم خدمات بجالانے کی غیر معمولی توفیق و سعادت عطاء فرمائی

محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و ناظر خدمت درویشان کی المناک وفات پر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے جو قرارداد تعزیت منظور کی ہے وہ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب فرزند اکبر حضرتِ میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناظر خدمت درویشان و پرنسپل جامعہ احمدیہ کی ناگہانی وفات پر ہم سب ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان دلی صدمہ اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

محترم میر صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کی نئی نسل کے اُن خوش نصیب افراد میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کی آسمانی مہم کے ضمن میں اہم اور عظیم الشان کام انجام دینے کیلئے منتخب فرمایا۔ اور بالخصوص میر صاحب مرحوم کو تو اللہ تعالیٰ نے نسبتاً چھوٹی عمر میں ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہم خدمات بجالانے کی غیر معمولی توفیق اور سعادت سے نواز کر انہیں اس دور میں ایک خاص امتیاز بخشا۔ چنانچہ انہوں نے بیک وقت ناظر خدمت درویشان، پرنسپل جامعہ احمدیہ، افسر جلسہ سالانہ انچارج دار الاقامۃ النصرت اور مینیجنگ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے اہم اور کلیدی عہدوں کی گراں بہا ذمہ داریوں کو بہت محنت، لگن اور خوش اسلوبی سے سنبھالا۔ وہ مجلس افتاء کے نائب صدر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت انہوں نے گوناگوں حیثیتوں میں بہت اہم خدمات سرانجام دیں اور خدمت و فدائیت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔

ایسے ذہین، محنتی، انتھک اور مخلص و فدائی خادم سلسلہ کی وفات ایک المناک جماعتی سانحہ ہے۔ ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ اس المناک سانحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ افراد اور خاص طور پر میر صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ اور انکے بچوں اور برادران سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ہمیشہ ہی فدائی اور مخلص ترین خدام سے نوازتا رہے۔ آمین

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

خدمتِ دین کا تسلسل قائم رکھنے کا واحد ذریعہ

اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو دنیا میں ہدایت کے پھیلانے کا ذریعہ بناتا ہے تو ان میں یکے بعد دیگرے ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں جو اپنے سے پہلے لوگوں کی جگہ لیتے اور ہدایت کے عَلَم کو دنیا میں بلند کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک فوت ہوتا ہے تو دس اَور آگے آجاتے ہیں جو انہیں صفات سے متصف ہوتے ہیں جن سے وہ وفات یافتہ متصف تھا اور ان میں بھی خدمتِ دین کا وہی جذبہ و جوش موجزن ہوتا ہے جو اُن سے پہلے اُس وفات یافتہ میں موجزن تھا۔ اِس طرح خدمتِ دین کا تسلسل ٹوٹنے نہیں پاتا، نسلاً بعد نسلٍ حق پھیلتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ حق پورے طور پر دنیا میں غالب آجاتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اشاعت و غلبۂ حق کے سلسلہ میں ایک ایسی قوم کا ذکر کیا ہے جسے اس نے اِس کام کیلئے چُنا تھا۔ چنانچہ اُس قوم میں نسلاً بعد نسلٍ ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے گئے جو صحیح معنوں میں اپنے سے پہلوں کے جانشین تھے۔ اِس طرح یہ قوم ایک لمبے زمانہ تک دنیا میں حق کو پھیلانے اور اسے غالب کرنے کا ذریعہ بنی رہی۔ یہ قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولاد در اولاد اور اُنکے پیروؤں کی آئندہ نسلوں پر مشتمل تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ اِس قوم میں کس طرح نسلاً بعد نسلٍ خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے والے پیدا ہوتے چلے گئے فرماتا ہے:۔

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَـكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ (البقرہ آیات ۱۳۳، ۱۳۴)

اور ابراہیم نے اپنے (جسمانی اور روحانی) بیٹوں اور اسی طرح یعقوب نے بھی اپنے (جسمانی اور روحانی) بیٹوں کو اس بات کی تاکید کی اور کہا کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے یقیناً اس دین کو تمہارے لئے چن لیا ہے اور تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اللہ کے پورے فرمانبردار ہو۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب پر موت کی گھڑی آئی اور جب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے جواباً کہا کہ ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے عبادت کریں گے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

اسی کا نتیجہ تھا کہ بنی اسرائیل میں یکے بعد دیگرے دین کے ایسے فدائی پیدا ہوتے چلے گئے جو اپنے سے پہلوں کے حقیقی جانشین ثابت ہوئے اور اس طرح حق غالب آتا چلا گیا۔ لیکن بعد کی نسلوں میں خدمت و فدائیت کا یہ جذبہ قائم نہ رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا اور اسکے دین کی خاطر زندگیاں وقف کرنے والوں کے جانشین پیدا ہونے بند ہو گئے اور وہ قعرِ مذلت میں گرتے چلے گئے چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان کی اِس افسوسناک حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ (مریم آیت ۶۰)

پھر ان کے بعد ایک ایسی نسل آئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے پس عنقریب وہ گمراہی کے مقام تک پہنچ جائیں گے۔

اس کے بعد جب خدا تعالیٰ سے دوری کے نتیجہ میں ان کے اندر خدمت دین کا جذبہ بالکل ہی سرد پڑ گیا اور دین کی خاطر زندگیاں وقف کرنے والوں کے حقیقی جانشین پیدا ہونے بند ہو گئے اور وہ کلی طور پر اپنے عہد سے پھر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی نافرمانیاں انہیں یاد دلاتے ہوئے ان پر لعنت بھیجی چنانچہ اُن کے اس عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَـنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ (المائدہ آیت ۱۴)

اور ہم نے یقیناً بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار کھڑے کئے تھے اور ان سے کہا تھا کہ اگر تم نماز کو سنوار کر پڑھو گے اور زکوٰۃ دو گے اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی ہر طرح مدد کرو گے اور اللہ کو اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دو گے تو میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں اور میں ضرور تم سے تمہاری بدیاں مٹا دوں گا اور میں یقیناً تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے اندر نہریں بہتی ہونگی مگر جو شخص تم میں سے اسکے بعد بھی انکار سے کام لے تو وہ سمجھ لے کہ وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا ہے اور انکے اپنا پختہ عہد توڑ دینے کے سبب سے ہم نے اُن پر لعنت کی تھی اور انکے دلوں کو سخت کر دیا تھا۔

بنی اسرائیل کے اِن تفصیلی حالات سے صاف عیاں ہے کہ جب تک ایک خدائی جماعت کے افراد احکامِ شریعت کی پوری پوری پابندی تعلق باللہ اور مالی و جانی قربانیوں کے ذریعہ خدمتِ دین کے جذبہ کو ترقی دیتے چلے جاتے ہیں اور ہر نئی نسل اپنے سے پہلی نسل کی حقیقی جانشین ثابت ہوتی چلی جاتی ہے ان کے ذریعہ حق کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اسی طرح حق غالب آئے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن جب اپنی شامتِ اعمال کے نتیجہ میں وہ اپنے اعلیٰ مقام سے گر جاتے ہیں اور ان کے ہاں خدا تعالیٰ کے فدائی قسم کے حقیقی بندوں کے جانشین پیدا ہونے بند ہو جاتے ہیں تو وہ لوگ اشاعت و غلبۂ حق کی سعادت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ پس ایک خدائی جماعت کے افراد کے لئے از بس ضروری ہے کہ ان کے ہاں نسلاً بعد نسلٍ عباد الرحمٰن کے حقیقی جانشین پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اگر دین و ملت کا ایک فدائی فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ کا نعرہ لگاتا ہوا اپنے ربّ کے حضور حاضر ہو تو دس اُس کی جگہ لینے کیلئے آگے آجائیں۔ خدمتِ دین کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر نسل میں دین و ملت کے فدائیوں کے حقیقی جانشین پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اِس تسلسل کو قائم رکھنے کا یہی ایک ذریعہ ہے اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

اِک آفتاب کی صُورت نکل رہے ہیں ہم

نئی سحر کے اُجالوں میں ڈھل رہے ہیں ہم
اِک آفتاب کی صورت نکل رہے ہیں ہم

عَلَم اُٹھا کے محمدؐ کی حق نمائی کا
رُخِ حیات کی صُورت بدل رہے ہیں ہم

اُبل پڑیں جو مثالِ شرر چٹانوں سے
کچھ اُن نواؤں کے شعلوں میں جل رہے ہیں ہم

فضاؤں پر ہی خراماں نہیں ہمارے قدم
سمندروں کی تہوں میں بھی چل رہے ہیں ہم

وہ انقلاب کہ دُنیا ہے منتظر جس کی
اُس انقلاب کی موجوں میں پل رہے ہیں ہم

خدا گواہ ہے کہ ہے وہ نوحؑ کی کشتی
کہ جس کا پا کے سہارا سنبھل رہے ہیں ہم

قدم قدم پہ ہے سایہ فگن کرم اُس کا
قدم قدم پہ اسے پا کے چل رہے ہیں ہم

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیکر صدق و صفا حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین رضی اللہ عنہ

(محترم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی۔ ربوہ)

محترم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی نے ۱۸ مارچ ۱۹۷۳ء کو شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مرکزی بزم حسن بیان کے اجلاس میں حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین مرحوم آف سکندرآباد (دکن) کی سیرت پر جو مقالہ پڑھا تھا وہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

عظیم شخصیتیں ایک منارۂ نور و عرفان ہوتی ہیں اور وہ راہ حیات میں گم کردہ مسافروں کی اندھیری اور طوفانی راتوں میں صحیح رہبری اور رہنمائی کرتی ہیں۔ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین ان عظیم شخصیتوں میں ایک ارفع و اعلیٰ مقام رکھتے ہیں وہ بلاشبہ عظمت کا مینارہ تھے اور ان کی شخصیت بہت عظیم تھی ان کی تمام تر زندگی دین اور ملت سے وفاداری اور استواری کا کامل نمونہ تھی۔ ان کا مقصد بلند تھا اس لئے وفا کا درجہ بھی بہت بلند تھا۔ قطرہ کو گہر بننے تک بہت منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں لیکن موتی بن جانے کے بعد وہ بے پناہ ہو جاتا ہے سمندر کا طوفان اس کو منتشر نہیں کر سکتا۔ اس سے نور کی لہریں برابر نکلتی رہتی ہیں۔ حضرت سیٹھ صاحب مذہب و ملت کی خدمت گزاری میں جاں سپاری کی منزل تک پہنچ گئے تھے۔ وہ ایک ایسے مرد مومن تھے جن کے دن اگر خدا کے بندوں اور دین کی خدمت گزاری میں گزرتے تھے تو ان کی راتیں اپنے خالق و مالک حقیقی کی عبادت و ریاضت اور اس کے ذکر و فکر میں بسر ہوتی تھیں۔ بلاشبہ وہ ایک مرد مجاہد ایک پیکر انسانیت ایک مجسم نیکی اور ایک ذات والا صفات تھے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی ایک ذات نہیں ایک انجمن تھے ایک شخص نہیں ایک قطرہ تھے ایک موج نہیں ایک گلشن بہار تھے ان کے کردار کی عظمت دیکھئے تو ہزاروں دلفریبیاں، ان کی شخصیت کی رفعت پہ نظر ڈالئے تو لاکھوں تابانیاں ان کی زندگی ملت و جماعت سے محبت عقیدت کی مونہہ بولتی تشریح تھی میرے خیال میں ان کی جو تصویر ہے وہ محض ایک گوشت پوست کے انسان کی نہیں ہے عبداللہ بھائی نام ہے ایک مرد مومن کی پاکیزہ زندگی کا جس کے محمود اعمال کا ان کی ساری زندگی نمایاں مرقع ہے عبارت تھی اور ان کا ہر فعل و عمل ایثار و اعانت صداقت اور خلوص کا علمبردار تھا۔ ان کے دل میں خدمت دین کے لئے ایک مسلسل تڑپ ایک پیہم لگن، ایک جذبۂ بے اختیار، ایک [illegible] ہر ایک لامتناہی امنگ تھی۔ ان کے کردار و عمل کی اچھائیاں، ان کی زندگی کے ہر پہلو پر جاری و ساری تھیں، انہوں نے ایک پاکباز دور حیات گزارا ان کے دل درد مند نے خدمت دین کے بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور سچ تو یہ ہے کہ تمام زندگی سوز و ساز، مہر و وفا ایثار و جاں سپاری کے سلیقے جذبات و اعمال سے معمور رہی۔

چہ باید مرد را طبع بلندے مشرب نابے
دل گرمے نگاہ پاک بینے جان بیتابے

ان کے کردار و عمل کی بہت سی اچھی [illegible] ہیں جو آج بھی اپنی مثال آپ ہیں ان کی پاک سیرت، ان کے صالح اعمال ان کا مثالی جذبۂ ایثار، ان کی لاجواب خدمت ملی جماعتی اجتماعی زندگی کا انمول اثاثہ ہے۔ ان کا دل حرص و ہوس سے پاک تھا وہ نام و نمود سے دور بھاگتے تھے اور نیکیاں کرتے وقت نیکیوں کا حق ادا کر دیتے تھے۔

میں نے ایسی نادر روزگار شخصیت اور ذات بابرکات کے ساتھ اپنی حیات مستعار کے بہت سے سال گزارے ہیں اور میں نے موصوف کو بہت قریب سے دیکھا ہے میرے دل کے قرطاس پر ان کی خوبیاں اور نیکیوں کے نقوش جگمگا رہے ہیں اور میں ان کی اچھائیوں نیکیوں اور خوبیوں کو آپ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ یہ بے رنگ و بو ہی سہی مری محبت اور عقیدت کے چند پھول ہیں جنہیں دامن میں سمیٹ کر حضرت سیٹھ صاحب کی بارگاہ عظمت میں حاضر ہو رہا ہوں مجھ جیسا تہی دامن ان کی منعم نگاہ جلال میں اور کیا نذر پیش کر سکتا ہے

مری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لئے

حضرت عبداللہ بھائی اثنا عشری اسمٰعیلی (آغا خانی) فرقہ میں پیدا ہوئے ان کے والد تاجر پیشہ تھے اور اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لئے وہ بمبئی (انڈیا) سے سکندرآباد جو مرحوم مملکت اسلامیہ آصفیہ کے دارالسلطنت شہر حیدرآباد کے مضافات میں واقع ہے آ کر وہیں آباد ہو گئے تھے۔ وہاں اپنے کاروبار کا آغاز کیا لیکن کامیابی اور ترقی ان کے لئے مقدر نہ تھی وہ کاروبار میں نقصان اٹھاتے اور قرض کے سہارے گزر بسر کرتے رہے۔

آخر ایک روز کثیر قرض کا بوجھ اٹھائے اللہ کو پیارے ہوئے ان کے پس ماندگان میں ان کے چار فرزند بھی تھے۔ سب سے بڑے حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی تھے اور باقی تین ان سے چھوٹے اور زیر تعلیم تھے یہ آزمائش بڑی کٹھن تھی۔ نجابت کے لئے ایک کھلا چیلنج تھا۔ بہت سارے مسائل سر ابھارے سامنے موجود تھے۔ خاندان کی پرورش کی ذمہ داری قرض خواہوں کی دار و گیر اور دیگر امور کی بجا آوری کا سارا بوجھ ان کے کمزور اور ناتواں کندھوں پر آن پڑا۔ ابتلاء و آزمائش کا یہ دور بڑا جانکاہ تھا اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہ پیسے پیسے کے محتاج ہو گئے اس عالم بے کسی اور بے بسی میں اپنے مولیٰ اور حاجت روا کے حضور کمال عجز اور انتہائی انکساری سے رجوع ہوتے ہوئے دعائی اور منت مانگی کہ اس کی عنایت بے پایاں سے اگر انہیں قرض کی لعنت سے نجات مل جائے تو وہ بقیہ عمر بھر اپنی آمدنی کا ایک تہائی حصہ اس کے دین کی سربلندی اور مجبور و محتاج بندوں کی خدمت گزاری میں خرچ کیا کریں گے ان کی والہانہ دعائیں مستجاب ہوئیں رحمت الٰہی جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ کے افضال اور اکرام کی موسلادھار بارش ہونے لگی۔ اور چند سالوں میں ان کا سارا قرض ادا ہو گیا اس عرصے میں ان کے چھوٹے بھائی بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر تجارت کی راہ میں ان کا ہاتھ بٹانے لگے اور کاروبار میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہونے لگی۔ اور ان کی بیعت سلسلہ احمدیہ تک (۱۹۱۵ء) ان کا اور ان کے بھائیوں کا شمار مملکت حیدرآباد کے ممتاز اور متمول سربرآوردہ تجار میں ہونے لگا۔

حضرت سیٹھ صاحب کے کاروبار کی نوعیت اور وسعت کا مختصر ذکر شاید بے محل نہ ہوگا ان کے مشترکہ کاروبار میں برف اور [illegible] دباغت کی دو عظیم فیکٹریاں تھیں نیز ان مملکت حیدرآباد کے لئے سیمنٹ اور کوئلے کی ایجنسیاں ان کے ہاں آئیں گورنمنٹ کنٹراکٹ کا کاروبار وسیع پیمانے پر شروع کیا گیا۔ اس نوبت پر ان کے تیسرے اور چوتھے بھائی ان کے کاروبار سے الگ ہوئے اور اپنا علیحدہ کام شروع کیا حضرت سیٹھ صاحب اور ان کے منجھلے برادر خان بہادر احمد بھائی الہ دین المخاطب نواب احمد نواز جنگ بہادر کے ساتھ نواب صاحب کے دونوں فرزند بھی کاروبار میں بطور حصہ دار شریک تھے اور ان کی شمولیت سے کاروبار کو مزید ترقی اور وسعت ملی۔ دوسری جنگ عظیم (۳۹۔ ۱۹۴۵ء) کے دوران حکومت ہند کی آرڈیننس کا کروڑہا روپیہ کا کام ان کی فرم نے سرانجام دیا اور اسی زمانے میں ایک صنعتی کمپلیکس قائم کیا گیا جو سٹیل کے مختلف النوع سامان، کیمیاوی کھاد، سلفاس اور اسٹارچ کی چار عظیم فیکٹریوں پر مشتمل تھا ان کا ادا شدہ سرمایہ دو کروڑ کے قریب تھا (آج کے کم از کم دس کروڑ) جس میں سے ۵۱ فی صد حکومت نظام کا اور باقی (۴۹) حضرت سیٹھ صاحب کی فرم اور عوام کا تھا اور ان فیکٹریوں کی مینجنگ ایجنسی بھی ان ہی کی تھی، ان وسیع کاروبار کے علاوہ اسٹار بوبن مل (کھاد) نامی ایک ذاتی فیکٹری تھی جس میں ان کے بھائی اور بھتیجے حصہ دار نہ تھے سقوط حیدرآباد کے وقت مملکت حیدرآباد کے سب سے بڑے دو صنعتی اور تجارتی اداروں میں سے ایک ان کا اور ان کے بھائی اور بھتیجوں کا اور دوسرا خان بہادر عبدالکریم بابو خان اور میر لائق علی (سابق وزیر اعظم) کا تھا۔

دولت نے حضرت سیٹھ صاحب کے قدم چومے بے فکری معاش نصیب ہوئی آسائش زمانے نے انہیں نوازا تو مذہب و دین سے والہانہ عشق کی فطری چنگاری شعلہ بن گئی اور وہ حق و حقیقت کی راہ میں سرگرم سفر ہو گئے ان کے آبائی مسلک میں چونکہ کوئی خاص مقام حاصل نہیں ہے اور اس کے پیرو اپنی ساری کامیابیوں اور فیروزمندیوں کو محض اپنے فرقہ کے امام کی ذات سے عقیدت محبت اور احترام سے وابستہ کرتے ہیں اور یہ بات حضرت سیٹھ صاحب کی فطرت نیک پر گراں گزرنے لگی اور وہ آہستہ آہستہ اپنے آبائی مسلک سے دور اور فرقہ اہل حدیث سے قریب ہونے لگے۔ اسی زمانے میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان حضور نظام کی پھوپھی لیڈی وقار الامراء کے ایک دیوانی مقدمہ میں ان کے داماد حضرت سید محمد رضوی صاحب رضی اللہ عنہ (جو ۳۱۳ کی فہرست صحابہ میں سے ہیں) کی جانب سے پیروی کے لئے ۱۹۱۴ء میں حیدرآباد گئے۔ اور ان کا قیام حضرت سیٹھ صاحب کی کوٹھی کے قریب ایک ہوٹل میں تھا۔ وہاں حضرت سیٹھ صاحب کی نیکی اور دین سے شغف کا ذکر سنا چنانچہ

ایک دن اُن سے ملاقات کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مطالعہ کے لئے دی اور تبلیغ سلسلہ بھی کی لیکن اپنے ایک اہل حدیث دوست کے زیر اثر نہ ہی پیش کردہ کتاب کو پڑھا اور نہ ہی تبلیغ کا کوئی اثر قبول کیا۔ کچھ عرصے بعد محترم مولوی سید بشارت احمد صاحب (جو بعد کے زمانہ میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کے امیر ہوئے) نے ان سے مراسم اور تعلقات پیدا کئے۔ حضرت سیٹھ صاحب کی کوٹھی پر حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے درس قرآن کریم کا اہتمام کیا اور ان کی قادیان واپسی کے بعد بھی ملاقات اور تبلیغ کا سلسلہ التزام اور تندہی کے ساتھ جاری رکھا جو بالآخر حضرت سیٹھ صاحب کی قبولیت احمدیت پر منتج ہوا۔

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین نے ۹ اپریل 1915ء کو حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممبر مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان اور امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے ہاتھ پر اپنے ماموں سیٹھ ابراہیم الہ دین کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بیعت کی تھی۔ حضرت مولوی صاحب موصوف کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایسی بیعت لینے کی اجازت حاصل تھی اس تقریب میں حضرت سیٹھ صاحب اپنے تینوں چھوٹے بھائیوں کو اپنے ساتھ لے آئے تھے۔ راقم کی عمر اس وقت سات آٹھ سال کے لگ بھگ تھی اور اس واقعہ پر پچاس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن یہ تاریخی تقریب اپنی پوری تفاصیل کے ساتھ میرے دل و دماغ میں آج بھی مستحضر اور تازہ ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب سفید لباس میں ملبوس تھے سر پر ترکی پگڑی تھی جو آغا خانی حضرات شادی و بیاہ اور دیگر تقاریب خاص پر بالعموم پہنا کرتے ہیں۔ عجیب اثر انگیز روحانی ماحول میں یہ بیعت ہوئی تھی۔ ان کے روشن، سرخ و سفید پُر نور چہرے اور پُر کشش شخصیت کا جو نقش میرے اثر پذیر قلب و دماغ پر اس دن مرتسم ہوا تھا۔ وہ عمر، علم، شعور، آگہی اور کچھ امتداد زمانہ کے ساتھ ان کے مثالی کردار، اور لاجواب جذبہ خدمت دین کے ایک شاہد ہونے کی بنا پر اور زیادہ واضح اور گہرا ہوتا گیا اور اسی طرح یہ یقین واثق بھی کہ وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جوہر شناس نگاہ میں کیوں ان چالیس مردان صدق و صفا اور اولوالعزم میں سے ایک تھے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر وہ مل جائیں تو آپ ساری دنیا کو اسلام کے لئے فتح کر لیں گے۔

پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ء-۱۹۱۸ء) کے اختتام پر سیاسی مطلع صاف ہو گئے اور سفر کی سہولتیں میسر ہوئیں تو کاروبار کا انصرام اپنے منجھلے بھائی (خان بہادر احمد بھائی الہ دین) کے سپرد کر کے اپنی بیگم اور بڑی صاحبزادی کے ساتھ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور فریضہ حج کی ادائیگی کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ مدینہ منورہ میں مزار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی حاضری دی۔ بیعت سلسلہ کے بعد ہی سے کاروبار سے ان کی دلچسپی خاصی کم ہو گئی تھی۔ حج سے واپسی پر یہ بالکل ختم ہو گئی اور ان کا پورا وقت اور ساری توجہ اب اشاعت لٹریچر کے ذریعہ خدمت دین اور خدمت سلسلہ عالیہ کے لئے وقف ہو گئیں۔ یہ ہوت ان کے قلب کی گہرائیوں سے اٹھی تھی جس کے متحرک خون کا ہر قطرہ عزم مکین کی حرارت سے سوزاں و تپاں تھا۔ دن رات ایک ہی لگن تھی کہ اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اسلام اور احمدیت کا پیغام اکناف عالم میں پہنچ جائے۔ واقف حضرات جانتے ہیں کہ بالخصوص تقسیم برصغیر ہند کے بعد سے انگریزی لٹریچر کی اشاعت کا جو عظیم کام وکالت التبشیر تحریک جدید (ربوہ) کی جانب سے سر انجام پا رہا ہے وہ کام تقسیم ہند سے بہت زیادہ تر حضرت سیٹھ صاحب کا دائرہ خدمت رہا ہے۔ اخبار الفضل کی ہر اشاعت میں "کارڈ" اور "لیفلٹ" کا اعلان التزام سے شائع ہوا کرتا تھا۔ لٹریچر کے لئے ان کے دفتر میں ایک مستقل شعبہ قائم تھا۔ نظام ریلوے کی ریلوں میں ان کے کارندوں کے ذریعہ برائے نام قیمت پر سلسلہ کا لٹریچر فروخت ہوا کرتا تھا اور وہ خود بھی ہفتے دو ہفتے کیا ایک دن پانچ چھ گھنٹے سرکاری بسوں میں سکندرآباد، حیدرآباد اور حیدرآباد اور سکندرآباد (ریل کاف عملہ) کے درمیان سفر کر کے مفت لٹریچر تقسیم کیا کرتے تھے۔ جو مرکز سے ترقی یافتہ ممالک کی بسوں کی مانند آرام دہ تھیں اور ان میں صرف اتنے ہی مسافروں کو سفر کرنے کی اجازت تھی جس قدر ان میں سیٹیں ہوا کرتی تھیں اس لئے وہ آرام سے اپنے شوق سے یا حضرت سیٹھ صاحب کی پر اثر و باوقار شخصیت اور حیدرآبادی لحاظ و مروت کی بنا پر تقسیم شدہ لٹریچر کا دوران سفر مطالعہ کیا کرتے تھے۔

ان ذاتی کوششوں کے علاوہ اشاعت لٹریچر کے میدان میں جو دوسرے مخلصین کوشاں اور سرگرم عمل تھے ان کی خطیر مالی امداد کی جاتی تھی جن میں ایک مولوی ابوالفضل محمود صاحب مرحوم تھے جنہوں نے مجھ سے خود کہا تھا کہ بعض مرتبہ چار چار ہزار کی رقم انہیں اس غرض سے ملی تھی کہ سستے داموں پر زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع و تقسیم ہو۔

حضرت سیٹھ صاحب جماعت کے لازمی چندے اپنی آمد پر پائی پائی کا حساب اور صحیح شرح سے ہو کے ادا کیا کرتے تھے اور دیگر طوعی چندوں میں ان کا حصہ نمایاں اور مثالی ہوا کرتا تھا چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بارہا اس کا ذکر اپنے خطبات اور تقاریر جلسہ سالانہ میں فرمایا ہے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رکھا تھا کہ حضور جب کبھی کسی چندے کی تحریک فرماویں تو اسی وقت ان کی طرف سے بھی خود وعدہ لکھوا دیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کرتا تھا اور وہ اضافہ کے ساتھ اس وعدہ کو ادا کر دیا کرتے تھے مالی خدمت کا یہ سلسلہ جو ان کی تاریخ بیعت (۱۹۱۵ء) سے شروع ہوا تھا ۱۹۵۳ء تک نادر اور اضافہ کے ساتھ جاری رہا اور ۳۸ سال کے عرصے میں انہوں نے ۲۱ لاکھ روپیہ سے کچھ زیادہ کی رقم بطور چندہ وغیرہ پیش کی جو آج کے سکہ میں کسی طرح ایک کروڑ سے کم قرار نہیں دی جا سکتی۔

لازمی اور طوعی چندوں کے علاوہ ان کی آمدنی کا ایک معتدبہ حصہ خدمت خلق کے کاموں، بیواؤں کی گزران، یتامیٰ و مساکین کی پرورش اور مستحق طلباء کے وظائف اور دیگر کار ہائے خیر پر خرچ ہوا کرتا تھا وہ نہایت پابندی کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان پر ہر سال تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں ان کی قیام گاہ پر صبح و شام حاجت مندوں کی آمد و رفت رہا کرتی تھی اور کسی کو ان کے ہاں سے کوئی خالی ہاتھ واپس نہیں گیا اور ہر ایک کی اس کی ضرورت کے لحاظ سے انہوں نے مدد کی۔ بعض کو ان کی جانب سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے توسط سے وظائف عطا ہوتے اور کسی ایک کو منی آرڈر اور انشورڈ رجسٹرڈ خط کے ذریعہ براہ راست رقوم ان کے لئے ارسال ہوا کرتی تھیں کہ اظہار سے احتراز ہو اور عزت نفس مجروح نہ ہو۔ سکندرآباد میں ان کی کوٹھی پر محتاجوں اور فقیروں کا تانتا بندھا رہتا تھا یہ عجیب نصرت الٰہی ہے کہ ان کے ذاتی اور مشترکہ کاروبار سے جو منافع ان کے حق میں برآمد ہوتا اس کی مقدار ہر سال اس رقم سے جس قدر چار یا پانچ ہزار زائد ہوا کرتی تھی جو وہ راہ خدا میں مختلف عنوانوں کے تحت خرچ کیا کرتے تھے۔ دو تین سال تجارت کے ساتھ اس حیرت انگیز تجربے سے ان کو یہ عرفان اور یقین حاصل ہو گیا تھا کہ وہ اس راہ میں جس قدر خرچ کریں گے اس سے زیادہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عطا ہو گا۔ اس یقین و عرفان نے ان کا حوصلہ بڑھا دیا تھا اور وہ نیک کاموں پر بے محل و بخشش خرچ کرتے رہے۔

جس ہستی کی داد و دہش کا یہ عالم تھا اس نے اپنے ذاتی خرچ کو ایک ہزار روپیہ ماہوار سے متجاوز ہونے نہ دیا تھا اور وہ کہا کرتے تھے کہ ان کی کثیر آمدنی میں خود ان کا اور ان کے اہل خاندان کا اسی قدر حصہ ہے اس ملک التجار کے ہاں سوائے اس سرمایہ کے جو کاروبار میں زیر دوران تھا نہ کوئی رقم جمع تھی اور نہ اس کا کوئی بنک بیلنس تھا۔ غیر منقولہ جائداد میں صرف ایک کوٹھی تھی جس کے مالک وہ اپنی قبولیت احمدیت کے بہت پہلے سے تھے۔ البتہ جب ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا اجراء ہوا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مطالبہ نمبر ۱۸ کے تحت ارشاد فرمایا کہ احباب قادیان میں مکان بنوائیں اور یہ کہ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے تو اس بندہ حکم نے فوراً اس کی تعمیل کی اور ۲۸ ہزار کی مالیت سے وہاں دو مکانات تعمیر کروائے تھے تقسیم برصغیر ہند تک ان میں احمدی حضرات بغیر ادائیگی کرایہ رہائش رکھتے تھے اور بعد کے زمانے میں غیر مسلم ان میں بستے ہیں اور کاغذ پر ان کا کرایہ دس روپیہ ماہوار ہے۔ اس میں کیا شک ہے مال و دولت کے بارے میں ان کی ساری زندگی کا عمل مولانا محمد علی جوہر کے اس شعر کے عین مطابق ہے

کیا کھو کے تو ہی راہ میں یہ دولت دنیا
سمجھا کہ کچھ اس کے بھی سوا میرے لئے ہے

(جاری ہے)

فوری ضرورت

ایک مخلص محنتی اور دیانتدار منشی کی جو کہ زمینداری کے کام سے واقفیت رکھتا ہو ضلع سرگودھا میں ایک فارم پر ضرورت ہے معاوضہ قابلیت کے مطابق دیا جائے گا خواہشمند احباب درخواستیں اپنے امیر یا مربی کی وساطت سے معرفت مینجر الفضل ارسال کریں۔

ضرورت ہے

ایک احمدی تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی ساتھ ہی رہائش کیلئے کمرہ اور کھانا بھی دیا جائے گا۔

مرزا رفیع احمد دارالصدر ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت کی طالبات کی نمایاں کامیابی

ڈائریکٹر آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن کی اطلاع کے مطابق ایف اے کے امتحان منعقدہ ۷۲ء میں کالج ہذا کی مندرجہ ذیل طالبات کو وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

۱	عزیزہ رفعت خالق	بنت	عبدالخالق صاحب جہلم
۲	ساجدہ نفیس	"	پیر ہادی الرشید صاحب
۳	تسنیم اختر	"	ڈاکٹر عبداللطیف صاحب
۴	بشریٰ بہجت	"	فضل دین صاحب
۵	نصرت ناہید	"	چوہدری سارنگ خان صاحب
۶	عذرا ناہید	"	نذیر احمد صاحب
۷	شگفتہ پروین	"	محمد افضل صاحب
۸	امۃ الرفیق صادق	"	مولوی محمد صدیق صاحب
۹	انجم ضیاء	"	ضیاء الحق صاحب قریشی
۱۰	ریحانہ شاہین	"	قریشی عبدالغنی صاحب
۱۱	خالدہ ادیب خانم	"	شیخ مقبول الٰہی صاحب
۱۲	پروین اختر	"	عبدالحق صاحب
۱۳	نعیمہ پروین اختر	"	رحمت علی صادق صاحب
۱۴	امۃ الرشید	"	ملک دوست صاحب
۱۵	قدسیہ افضل	"	محمد افضل صاحب

(پرنسپل)

اعلان دارالقضاء

مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب مربی مکان $\frac{۲۱-۲۰}{۳}$ محلہ دارالنصر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۹۶/۳ واقع محلہ دارالنصر الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے جائز وارث مکرم محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے اپنے بھائی محمود احمد صاحب کو ۱۹۶۵ء میں اس وقت مکان کی قیمت کا نصف مبلغ اڑھائی ہزار روپے دے کر ان سے تحریر لی تھی کہ اب ان کا اس مکان سے کوئی واسطہ نہیں۔

لہٰذا مستدعی ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

بچوں کے سرے پیٹ دست دور کر کے انہیں موٹا تازہ کرنے کے لئے
پیور بے بی ٹانک قیمتاً ۳/-
شاہ ہومیوپیتھک سٹور نزد ہسپتال رحمت بازار ربوہ

زہر باد
جناب غلام صادق صاحب گورنمنٹ پنشنر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ
میں نے ایک پیکٹ تریاق زہر باد اپنی بھینس کو آٹے میں ملا کر کھلایا۔ اگلے روز صبح سویرے ہی خدا کے فضل و کرم سے زہر باد کی تکلیف رفع ہو گئی احتیاطاً مزید ایک پیکٹ دے دیا گیا اب خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہے
قیمت فی پیکٹ -/۱ تین چار پیکٹ کافی ہوتے ہیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۷

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد۔ نفخ۔ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے
مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

زدجام عشق
طاقت کی مشہور دوا
مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ مکمل کورس ۲۵ روپے
المنار دواخانہ۔ ربوہ

قائدین کرام
اپنی مجالس کی اپریل، مارچ کی رپورٹ جلد بھجوائیں۔
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

... ایک ہی راستہ ہے ...

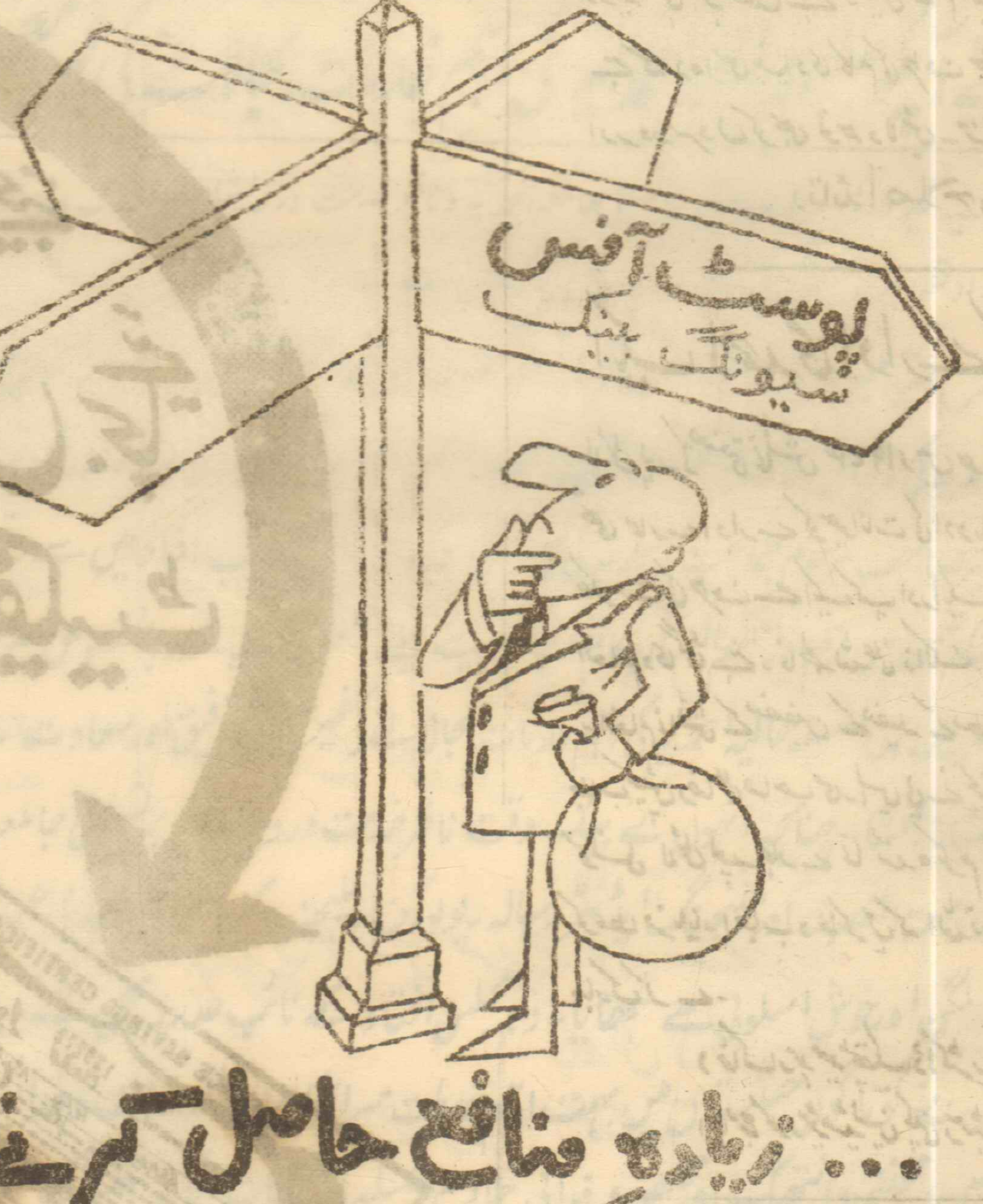

... زیادہ منافع حاصل کرنے کا

... سب بینکوں سے زیادہ

... عام حساب پر **۶½ فیصد**

... تمام منافع پر ٹیکس معاف

پوسٹ آفس سیونگ بینک

آج ہی رقم جمع کیجیے

جاری کردہ۔ سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز، اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان

۵۳-۱۳۵۲ ہش
۷۴-۱۹۷۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۵۳-۱۳۵۲ ہجری شمسی مطابق ۷۴-۱۹۷۳ء کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے حسب ذیل ممبر مقرر فرمائے ہیں:-

۱	خاکسار محمد دین	صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان
۲	محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	ناظر اعلیٰ و ناظر زراعت
۳	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر امور عامہ و خارجہ
۴	مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد	ناظر بیت المال آمد
۵	صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۶	مولانا عبدالمالک خان صاحب	ناظر اصلاح و ارشاد
۷	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب	ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف
۸	مولانا ابوالعطاء صاحب	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) و صدر مجلس کارپرداز
۹	مولانا احمد خان صاحب نسیم	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی)
۱۰	پرنسپل صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	ناظر تعلیم (آنریری)
۱۱	صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	ناظر خدمت درویشاں
۱۲	چوہدری ظہور احمد صاحب	ناظر دیوان
۱۳	چوہدری عزیز احمد صاحب	ناظر صنعت و تجارت
۱۴	وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید	ممبر
۱۵	صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ	ممبر
۱۶	صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	ممبر
۱۷	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا	ممبر
۱۸	بشیر احمد خان صاحب رفیق	ممبر

(محمد دین۔ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

تحریک جدید کے معاونین خصوصی

مکرم عبدالحمید صاحب بستکہ بی کرشن نگر سنت نگر لاہور
مکرم شیخ ظفر محمود صاحب شاد باغ حنفہ مصری شاہ لاہور

نے اپنے سابقہ وعدہ جات پر علی الترتیب -/۴۰۰ و -/۷۵۰ کا اضافہ فرما کر معاونین خصوصی میں شمولیت اختیار فرمائی ہے۔ جزاہما اللہ تعالیٰ۔

قارئین کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے متمول اور صاحب حیثیت احباب کو بھی معاونین خصوصی میں شمولیت کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اصلاح و ارشاد کا اہم فریضہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ یحی الدین و یقیم الشریعۃ۔ یعنی آپ کا بنیادی کام یہ ہوگا کہ حقیقی اسلام کو قائم کیا جائے اور شریعت حقہ کو جاری کیا جائے۔ یہ اہم کام اصلاح و ارشاد کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ پس تمام ممبران انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس بنیادی کام کی طرف خود بھی توجہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ

(قائد اصلاح و ارشاد)

ایک احمدی ادارے کا اعزاز

لائل پور کی صنعتی نمائش ۱۹۷۳ء میں جو مارچ میں منعقد ہوئی تھی ہمارے ادارے کو حیوانات کی ادویات کی نمائش پر حکومت کی طرف سے ایک کپ اور ایک اعزازی سند بطور انعام دی گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ انعام نمائش کے منصفین کے فیصلہ کے مطابق ڈپٹی کمشنر لائل پور جناب کیپٹن رضا علی صاحب سی۔ ایس۔ پی نے بحیثیت چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل لائل پور ہمارے نمائندہ مکرم غلام محمد صاحب اختر کو عطا فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔

(خاکسار ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ
انچارج کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی)

اپنی آمدنی کم نہ ہونے دیجئے
انکم ٹیکس بچائیے
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
خریدیئے

اس کے علاوہ:
★ ۱۲½ فیصد منافع لیجئے
★ تمام منافع پر ٹیکس معاف ہے
★ اتنے فائدے آپ کو کسی اور اسکیم میں نہیں مل سکتے!

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
قومی بچت کے دفتر، بینک یا ڈاکخانے سے خریدیئے
جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد